کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ دیہات میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی فوت ہو جاتی ہے تو محلے کے لوگ اس میت والے کے گھر میں اپنے اپنے گھر سے کھانا لاتا ہے اور میت کے گھر میں بیٹھ کر یا مسجد میں بیٹھ کر سب کے سب مل کر کھاتے ہیں تو اس کے بارے میں عرض یہ کرنا تھا اور یہ پوچھنا تھا کہ آیا یہ طریقہ جائز ہے یا نہیں؟ ایک عالم صاحب سے بات ہوئی تھی تو میں نے ان سے عرض کیا کہ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کنا نعد الطعام علی اهل المیت من النیاحۃ "میت والے کے گھر میں کھانا نوحہ سمجھتے تھے" تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو تب ہے کہ جب میت والوں کی گھر سے کھانا ہو اور یہاں کھانا تو یہ اپنے اپنے گھر سے لاتے ہیں۔ کیا یہ طریقہ جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلیاً

صورت مسئولہ میں کسی کے فوتگی کے وقت کھانا بھجوانا حدیث پاک سے ثابت ہے جیسا کہ ابن ماجہ میں ہے "رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اهله فقال ان آل جعفر قد شغلوا بشأن میتهم فاصنعوا لهم طعاما" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے انتقال کے وقت ارشاد فرمایا کہ آل جعفر کیوں کہ ان کی موت کی وجہ سے غمگین و پریشان ہیں کہ تم ان کے لئے کھانا تیار کر کے دیدو۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ میت کے گھر کھانا بھیجنے کی حکمت یہ ہے کہ اهل میت جنہیں غم کی وجہ سے کھانے پینے کا ہوش نہیں ہوتا ان کے لئے ایک آدھ دن کھانا بھجوادیا جائے اور انکو کھلایا جائے۔
جہاں تک میت کے گھر میں آنے والے دوسرے لوگوں کا تعلق ہے اس کھانے کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ ایک طرح کی ضیافت ہے۔
جبکہ

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

"(ضیافت سرور کیلئے ہوتی ہے نہ کہ غم کیلئے)" جس میں بجائے اہل میت
کے غم کو دور کرنے کے انکو تکلیف دی جاتی ہے کہ وہ آنے والوں کے کھانے
پینے کا اہتمام کرے، نیز اگر یہ کھانا کوئی دوسرا کرتا ہے تو پھر بھی یہ دعوت ہی
کی ایک صورت ہے جیسا کہ مشاہدے سے ثابت ہے، البتہ فقہاء کرام
نے اہل میت کے لئے فقراء غریبوں کو کھانا کھلانے کی اجازت دی ہیں
کیوں کہ وہ میت کی طرف سے بطور صدقہ و ثواب کے ہوتا ہے جبکہ آنے والوں
کو کھلانا بطور ضیافت کے ہوتا ہے لہذا دونوں صورتوں میں چاہے
اہل میت کھانے کا انتظام کرے یا لوگ خود کرے اس سے اجتناب
کیا جائے۔

دار الافتاء

کما فی الحمدیة العلائیة / ۱۲۵
وتكره الضيافة من اهل الميت الا
اذا كانت للفقراء فحسن۔

وفي حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح / ۳۳۹

ويستحب لجيران الميت والأباعد من أقاربه تهيئة طعام
لأهل الميت يشبعهم يومهم وليلتهم لقوله عليه السلام
اصنعوا لآل جعفر طعاما فقد جاءهم ما يشغلهم،
ويلح عليهم في الأكل لأن الحزن يمنعهم فيضعفهم.

وفي حاشية الطحطاوي على الدر المختار ۱/ ۳۸۲

ويباح اتخاذ طعام لهم، قال في شرح الملتقى ويستحب
لجيران اهل الميت والأقرباء تهيئة طعام لهم يشبعهم يومهم
وليلتهم

وليلتهم،

وفي سنن ابن ماجه ١/١١٦

رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى أهله فقال إن آل جعفر قد شغلوا بشأن ميتهم فاصنعوا لهم طعاماً۔

وبهامشه:

ان هذا الأمر كان في الابتداء على الطريقة المسنونة ثم صار حدثاً في الإسلام حيث صار مفاخرة ومباهاة كما هو المعهود في زماننا الآن الناس يجتمعون عند أهل الميت فيبعث أقاربهم الأطعمة لا تخلو عن التكلف فيدخل بهذا السبب البدعة الشنيعة فيهم وأما صنعة الطعام من أهل الميت إذا كان للفقراء فلا بأس به وأما إذا كان للأغنياء والأضياف فممنوع ومكروه لحديث كنا نرى الاجتماع وصنعة الطعام من أهل الميت من النياحة الخ نعدونه من كون النوح۔

والله سبحانه وتعالى أعلم

حرره العبد تسبيح الله

معلم جامعة دار العلوم ياسين القرآن

دار الإفتاء

رئيس دار الإفتاء

المفتي السيد نجم الحسن الأمروهوي

جامعة دار العلوم ياسين القرآن